احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 15- ستمبر 1999ء - 4 جمادی الثانی 1420 ہجری - 15- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 208

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کا دائرہ وسیع رکھو

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے- اعرابی نے نماز پڑھی اور یہ دعا کرنے لگا اے اللہ صرف مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم کرنا اور ہمارے علاوہ کسی پر رحم نہ کرنا- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا تو نے تو ایک وسیع دائرہ کو تنگ کر دیا-

(جامع ترمذی کتاب الطہارۃ باب فی البول)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے- اول جسمانی' دوم مالی' تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے- جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے' کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے- جبکہ اس میں طاقت بھی ہو- مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو' تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے' کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے- اسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بے بس' بے سرو سامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو- اس کی ہمدردی کیونکر ہو گی' مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے' وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے- اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے' تو سمجھو بہت ہی بڑا بد نصیب ہے-

میں نے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے' مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا- میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے- جس قدر دعا وسیع ہو گی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا- اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے-

دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے- (-) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے- وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے' جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس (-) کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے- اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے- وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے- کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا- وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا- پس انسان کو لازم ہے کہ وہ (لوگوں میں بہتر وہ ہے جو انہیں نفع پہنچاتا ہے) بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے- جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے- اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے' اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے-

(ملفوظات جلد اول ص 352-353)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

13- ستمبر کی رپورٹ کے مطابق کمزوری میں آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے- علاج جاری ہے- احباب جماعت اپنے پیارے امام کی جلد اور کامل شفایابی نیز مقاصد عالیہ میں کامیابی کیلئے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں-

محترم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب رحلت فرما گئے

○ جماعت احمدیہ کے پرانے خادم سلسلہ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی سابق مربی امریکہ و ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول مورخہ 12' 13- ستمبر 1999ء کی درمیانی شب ایک بجے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے- آپ کی عمر قریباً 94 سال تھی- آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی- نیز خاندان حضرت مسیح موعود کے متعدد بچوں اور بچیوں کے بھی استاد تھے- خلافت ثالثہ میں خدمت دین کے لئے امریکہ تشریف لے گئے- قریباً 10 سال ڈیٹرائٹ امریکہ میں بطور مربی خدمت دین کی توفیق پائی- واپسی پر جامعہ احمدیہ میں بھی بطور استاذ رہے-

13- ستمبر 1999ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر جنازہ پڑھایا- اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی-

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کے درجات بلند فرمائے- اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

سیدنا حضرت مسیح موعود کی شفایابی کا نشان

جلسہ سالانہ 1905ء کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طبع مبارک انتہائی درجہ علیل ہو گئی اور ضعف کا بے حد شدید حملہ ہوا جیسا کہ حضور نے 20 مئی 1906ء کو ارشاد فرمایا:۔

"عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہو گئی ہے۔ بجز دو وقت ظہر اور عصر کے نماز کے لئے بھی (بیت میں) نہیں جاسکتا۔ اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قویٰ ایسے مضمحل ہو گئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے۔ گویا مسلوب القویٰ ہوں۔ اور آخری وقت ہے۔"

(اخبار الحکم قادیان 24 مئی 1906ء ص 1 کالم 2)

رب جلیل نے اس تشویشناک بیماری سے کس طرح خارق عادت طور پر شفا عطا فرمائی؟ یہ نہایت ایمان افروز واقعہ ہے جس کی تفصیل مقدس امام عالی مقام ہی کے مبارک الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے دماغی کمزوری اور دوران سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا۔ کہ اب میری حالت بالکل تالیف تصنیف کے لائق نہیں رہی اور ایسی کمزوری تھی کہ گویا بدن میں روح نہیں تھی۔ اس حالت میں مجھے الہام ہوا۔

تُرَدُّ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ

یعنی جوانی کے نور تیری طرف واپس کئے۔ بعد اس کے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہوا کہ میری گم شدہ قوتیں پھر واپس آتی جاتی ہیں۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اس قدر طاقت ہو گئی کہ میں ہر روز دو دو جزو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔"

(حقیقۃ الوحی ص 306، 307 طبع اول اشاعت مئی 1907ء)

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کو شدید ضعف کا یہ خطرناک عارضہ:۔

اول جلسہ سالانہ کے بعد ہوا۔

دوم بیعت اولیٰ (23 مارچ 1889ء) کے سترہ سال بعد ہوا۔

سوم اس بیماری کے وقت حضرت مسیح موعود کی عمر مبارک 71 سال تھی اب خدائے ذوالعرش کا تصرف خاص دیکھئے کہ بعینہ یہ تینوں امور حضرت مسیح موعود کے نائب اور ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی حالیہ علالت میں جمع ہو گئے۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ خلافت رابعہ کے عہد مبارک میں حضرت مسیح موعود کے زمانہ مقدس کی تاریخ فی الحقیقت دوہرائی جارہی ہے۔

عاجز نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں یکم ستمبر 1999ء کو بذریعہ فیکس حضرت مسیح موعود کے مندرجہ بالا ارشادات اور امور مماثلت ارسال کئے۔ تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر رقم فرمایا کہ۔

"آپ کی فیکس یکم ستمبر موصول ہوئی۔ **ماشاء اللہ بہت اچھا نکتہ نکالا ہے۔** جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ اللہ تعالیٰ آپ کو علمی، ادبی اور تاریخی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور علم وفضل سے نوازے۔"

(2 ستمبر 1999ء)

جناب الٰہی کے حضور دعا ہے کہ ربانی بشارت "تُرَدُّ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ" کی تجلی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود مبارک میں اس شان سے جلوہ گر ہو کہ پوری دنیا کے لئے خدا کی ہستی کا زندہ اور دائمی نشان بن جائے آمین۔

تندرستی ہوگئی

حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب فرماتے ہیں۔

خاکسار نے 1905ء یا 1906ء میں بمقام سیالکوٹ کبوتروں والی بیت میں حضرت مسیح موعود کی تحریری بیعت کی۔ چند دن کے بعد جب واپس اپنے چک میں آیا تو طاعون کی مرض شروع ہو گئی اور سب سے پہلے میری بیوی اور بچہ محمد یار طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ میری بیوی کو ایک پھنسی بخار کے ساتھ نکلی اور محمد یار کو دو پھنسیاں اور بخار ہوا۔ چک کے لوگوں نے میری مخالفت کی اور بیت الذکر سے نکال دیا اور کہا تو نے مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور سب سے پہلے تیری بیوی بچے کو ہی طاعون ہوئی میں نے گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا آپ ان کو ہوادار جگہ میں رکھیں اور استغفار کریں اللہ تعالیٰ آپکی بیوی اور بچہ دونوں کو انشاء اللہ تندرست کر دے گا۔ خدا کے فضل سے میری بیوی اور بچہ دونوں اب تک زندہ ہیں اور اعتراض کرنے والوں پر اس قدر تباہی آئی کہ چک میں 70 آدمی طاعون سے ہلاک ہوئے۔

اس کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ میرا رقبہ ناقص تھا اور پانی نہیں چڑھتا تھا میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ دعا کریں کہ مجھے اچھا رقبہ ملے آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ استغفار کریں اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اچھا رقبہ دے گا۔ آپ کی دعا سے مجھے جو رقبہ دو سال کے بعد ملا وہ تمام شاخ میں اول درجہ کا ہے۔ (روزنامہ الفضل 11- ستمبر 98ء)

دعا اور تضرع

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعا میں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں تب وہ حل ہو جاتی ہے۔"

(ذکر حبیب ص 289 مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

★......★......★......★

اٹھو ہم بھی جاگیں دعاؤں کی خاطر

وہی اک شجر یعنی شفقت کا سایا
ہمارا اثاثہ، دل و جاں کی مایا

نگاہوں کی ٹھنڈک دلوں کا سکوں ہے
ہمارے لئے ہے بہاروں کی چھایا

خدایا نہ آئے کبھی اس پہ زردی
جو گل تو نے شاداب ہر پل دکھایا

کوئی بے قراری نہ کوئی اداسی
کوئی دکھ نہ غم اس کے رخ پہ ہو چھایا

اسے اب بھی اپنی پناہوں میں رکھیو
خزاں سے ہمیشہ ہے جس کو بچایا

ہمارے کروڑ آنسوؤں سے گراں تر
اک آنسو جو ہے اس کی آنکھوں میں آیا

تو سن لے مری، میرے جانِ چمن کو
خدایا شفا دے، شفا دے خدایا

اٹھو ہم بھی جاگیں، دعاؤں کی خاطر
اسے ہم نے عابدؔ بہت ہے جگایا

مبارک احمد عابد

بدر قادیان سے

جماعت احمدیہ بھارت کے پروگرام

1- سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 26، 27 ستمبر کو منعقد ہوگا۔

2- سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 28 تا 30 ستمبر منعقد ہوگا۔

3- 108 واں جلسہ سالانہ قادیان 13 تا 15 نومبر منعقد ہوگا۔

4- جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی گیارھویں مجلس مشاورت 16 نومبر کو منعقد ہوگی۔

تمام پروگراموں کے بخیر و خوبی سر انجام پانے کیلئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ ابو لبیب

سورج گرہن کے موقعہ پر بیت الفضل لندن میں نماز کسوف کی ادائیگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

11۔ اگست 1999ء کو لندن برطانیہ میں سورج گرہن کی مناسبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنت نبویؐ کی اقتداء میں بیت فضل لندن کے احاطہ میں دو رکعت نماز کسوف پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت مرد و زن بیت کے احاطہ میں جمع تھے اور حسب ارشاد نبویؐ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف تھے۔ ساڑھے دس بجے حضور ایدہ اللہ نے دو رکعت نماز پڑھائی جس میں قرآن مجید کی لمبی پر سوز تلاوت فرمائی اور مختلف قرآنی ادعیہ نہایت رقت اور سوز کے ساتھ دہرائیں۔ اس نماز کے بعد جو قریباً چالیس منٹ تک جاری رہی حضور ایدہ اللہ نے ایک مختصر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت نبی کریم ﷺ کے کسوف کے موقعہ پر خطبات کے حوالہ سے ضروری نصائح فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ جب تک گرہن رہے اس وقت تک قراءت لمبی کروں لیکن بعض احباب کے مشورے پر اسے مختصر کیا گیا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ حٰم السجدہ کی آیت نمبر 38 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

اور اس کے نشانات میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔

صلوٰۃ الکسوف کے موقعہ پر حضرت نبی کریم ﷺ کے خطبہ مسنونہ کے الفاظ مختلف روایات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت پیش فرمائی۔ آپ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ اس موقعہ پر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے دو نشان ہیں جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ جب تم یہ (نشان) دیکھو تو اللہ کو یاد کیا کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختلف علماء یہ سمجھتے ہیں یا سمجھتے رہے ہیں کہ مکی زندگی میں بھی آنحضرتؐ نے بار بار نماز کسوف پڑھائی ہے مگر یہ خیال درست ثابت نہیں ہوا۔ مکی زندگی میں اس طرح لوگوں کو ایک جگہ بلانا ممکن ہی نہیں تھا حضور اکرمؐ نے مدنی زندگی کے اس سال نماز کسوف پڑھائی ہے جو مدنی زندگی کا آخری سال تھا۔ حضور نے فرمایا کہ چونکہ کسوف کے نتیجہ میں ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے اس لئے ہر قسم کے اندھیروں سے بچنے کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی بھی ایسی چیز نہیں کہ جسے میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا مگر اپنی اسی جگہ کھڑے اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور آگ کو بھی۔ اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے، دجال کے فتنہ کی طرح یا اس کے قریب۔ (حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ نے مثل یا قریب دونوں میں سے کوئی لفظ فرمایا)۔

پھر فرمایا: تم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اس شخص یعنی محمد ﷺ کے بارے میں تجھے کیا علم ہے تو مومن یا یقین رکھنے والا (راوی کہتا ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک لفظ اسماءؓ نے کہا) کہے گا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ہمارے پاس نشانات اور ہدایت لے کر آئے، ہم نے آپ کو قبول کیا اور ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا کہ تو عمدہ نیند سو جا۔ ہمیں پتہ ہے کہ تو یقیناً ایمان رکھنے والا تھا اور جو شخص منافق یا شبہ رکھنے والا ہو گا (راوی کہتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ اسماءؓ نے کیا لفظ کہا تھا) وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا۔ میں نے تو لوگوں کو سنا کہ وہ ایک بات کہتے تھے میں نے بھی وہ کہہ دی۔

(بخاری کتاب الکسوف)

تیسری روایت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے لیکن یہ دونوں اللہ کے نشانوں میں سے نشانات ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ پس جب تم یہ دیکھو تو خوفزدہ ہو کر نماز کی طرف توجہ کرو۔

(بخاری کتاب الکسوف)

چوتھی روایت میں ہے کہ یہ وہ نشان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ظاہر ہوتے لیکن وہ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم کوئی ایسی چیز دیکھو تو اللہ کے ذکر اور دعا اور اس سے بخشش طلب کرنے کے لئے لپکو۔

(بخاری کتاب الکسوف)

پانچویں روایت میں ہے کہ جب تم یہ (گرہن کے نشان) دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اس کی عظمت بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے امت محمد! خدا کی قسم!! کسی بھی شخص کو اپنے غلام یا لونڈی کی بدکاری سے جتنی غیرت آتی ہے اللہ تعالیٰ تم میں سے ایسے شخص کی نسبت کہیں بڑھ کر اس بات کی غیرت رکھتا ہے۔

اے امت محمد! خدا کی قسم!! جو میں جانتا ہوں اگر تم بھی وہ جان لو تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔

(بخاری و مسلم)

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں (-) جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا۔ سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے اور ہر ایک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔...... اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت ﷺ نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہ گاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں اور اس وقت ظاہر ہوتے ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں اور اسی غرض سے رسول اللہ نے فرمایا کہ گرہن کے وقت خالص نیت کے ساتھ نمازوں اور صدقات کی ادائیگی اور دیگر نیکیاں بجالانے میں جلدی کریں۔...... جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جس میں دونوں گرہن جمع ہو گئے ہوں سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غافل مت ہو۔...... حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے۔

(نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد نمبر 8 صفحہ 227 تا 233)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی یہ خطبہ ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کی جاتی۔

حضور نے بتایا کہ جہاں تک صدقہ کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے اور میری ذاتی طرف سے بھی بکثرت صدقات کا انتظام کیا گیا ہے۔ نہ صرف ربوہ، قادیان اور دوسرے ممالک بلکہ افریقہ کے تمام ممالک میں بھی کثرت سے صدقات دیئے جا رہے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان صدقات کو قبول فرمائے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 27۔ اگست 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدر قادیان سے

باشرح چندہ

ایک دوست نے ناظر بیت المال آمد کو یہ مشورہ دیا تھا کہ جو احباب باشرح چندہ نہیں دیتے ان سے چندہ وصول ہی نہ کیا جائے۔ اس بارہ میں حضور انور کا جو ارشاد موصول ہوا ہے۔ وہ امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریان و مربیان کرام کی اطلاع کیلئے درج ہے۔

حضور زیر چٹھی V.M.A.2314 / 15-2-99 تحریر فرماتے ہیں۔

"جو بے شرح ہیں یا نادہندہ ہیں انہیں میری ہدایت جو ساری دنیا میں اس وقت رائج ہے اس کے تابع کریں۔ جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے چندہ باشرح ادا نہیں کر سکتے وہ مجھ سے اجازت لے لیں مگر ایسی صورت میں وہ جماعت کے عہدہ دار نہیں بن سکتے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ان سے چندہ لیا ہی نہ جائے"۔ (بدر قادیان 30۔ جون 99ء)

تقریر کا طریقہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28-8-96 کو جرمنی میں بچوں سے ملاقات میں ایک بچے کی تقریر پر فرمایا۔

"یہ جو سکولوں میں مقابلے ہوتے ہیں نا تقریری مقابلے یا کالجوں میں ان میں اس طرح رٹاتے ہیں اور یہ سٹائل وہاں سکھاتے ہیں یہ بالکل مصنوعی طریقہ ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ رائج نہیں ہے کیونکہ اس سے ایک فرضی آں آں اوپر نیچے ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور صرف ایک سٹائل ہے۔ جان نہیں پڑتی بات میں۔ احمدیوں کا طریقہ مختلف ہے۔ ہم بات چیت اس طرح کرتے ہیں جیسے کی جاتی ہے۔ سمجھا کر بات کرتے ہیں۔

.... اپنے طریقے کو بدلو اور میں نے لندن میں جو بچوں کی کلاس لی اس میں واضح ہدایت دی تھی کہ آئندہ سے بچے اپنے ماں باپ سے یا علماء سے مدد لیں ان سے مضمون تیار کروائیں لیکن لکھیں خود بخود۔ ٹوٹا پھوٹا جیسا بھی ہے اپنے ہاتھ کا اپنی طرز کا لکھا ہوا ہو۔ اور پڑھیں بھی پھر اپنی طرز میں سمجھا سمجھا کر۔ لندن میں ایسے بہت سے اچھے بچے بچیاں تیار ہو گئے ہیں وہ کوئی مصنوعی طرز نہیں کرتے لیکن بہترین ڈلیوری ہے ان کی۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو ہیں وہ مضمون ماں باپ سے سمجھ کر یا بڑوں سے، یا دوسروں سے خود لکھتے ہیں اور سمجھا کر پڑھتے ہیں"۔

(چلڈرن کلاس جرمنی مورخہ 28۔ اگست 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اکرم صاحب

حضرت چوہدری نبی بخش صاحب- رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت چوہدری نبی بخش صاحب آف بٹالہ حضرت مسیح موعود کے خاص معتقدوں' فدائیوں اور عاشقوں میں سے تھے۔ آپ کا تعلق حضرت مسیح موعود کے ساتھ اس وقت سے تھا۔ جبکہ ابھی آپ نے کسی قسم کا کوئی دعویٰ تک نہ کیا تھا۔ ہوا یوں کہ 1865ء میں جب عیسائیت کا زور بہت پیدا ہو گیا۔ اور پادریوں کا اثر ورسوخ سیاسی رنگ اختیار کر گیا۔ تو انہوں نے دین پر بہت خطرناک حملے کرنا شروع کر دیئے۔ دیگر شہروں کے علاوہ بٹالہ کے شہر میں بھی انہوں نے ایک بہت بڑا مرکز اور مشن قائم کر دیا اور انہوں نے مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ ایک مولوی قدرت اللہ صاحب نام کو عیسائی بھی بنا لیا تھا۔ اسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ اور حضور نے دعویٰ کیا اب صلیب میرے ہاتھوں ٹوٹے گی۔ تو بٹالہ کے ایک رئیس چوہدری نبی بخش صاحب نے قادیان کا رخ کیا۔ اور حضور سے شرف باریابی حاصل کیا۔ آپ سے عیسائیت کے خلاف اور دین کی تائید میں دلائل سیکھے۔ اور واپس جا کر عیسائیوں سے بحث و مباحثہ شروع کر دیا۔ آپ اکثر و بیشتر فتحیاب ہوتے رہے۔ اور جب کبھی کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی۔ تو قادیان حاضر ہو کر حضور سے دلائل سیکھ کر دوبارہ جا کر عیسائیوں کو مات کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود آپ کے اعتراضات کو سنتے اور جوابات سمجھاتے تھے۔ حضور آپ کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ بلا تکلف اعتراضات کریں۔ تاکہ تسلی بخش جوابات سن کر آپ عیسائیوں سے بحث کر سکیں۔ چنانچہ واپس جا کر آپ عیسائیوں سے اسی طور سے بحث کرتے اور غالب آتے تھے۔

(حیات احمد جلد اول ص 39)

حیات احمد میں ایک دوسری جگہ پر اس کی تفصیل یوں درج ہے کہ "عیسائیوں کے ساتھ مذہبی بات چیت کا سلسلہ تو ان ایام میں شروع ہوا تھا۔ جب آپ سیالکوٹ میں مقیم تھے۔

میاں نبی بخش صاحب کہتے تھے۔ کہ حضرت کے پاس مرزا پور کی چھپی ہوئی بائیبل تھی۔ اور آپ نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا تھا۔ بعض اوقات خود بائیبل پر نشان کرتے یا الگ حوالہ جات لکھتے تھے۔ اور میں خوب یاد کر لیتا تھا۔ اور لکھ لیتا تھا۔ منشی نبی بخش صاحب کہتے تھے۔ کہ میری طبیعت بہت تیز واقع ہوئی تھی۔ حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سالوں ان کو دیکھا ہے اور یہاں قادیان میں اکثر مذاکرے ہوتے رہتے تھے۔ یوں ان کی طبیعت میں دھیما پن تھا۔ لیکن جب وہ مذہب کے متعلق کسی معترض کو جواب دیتے تو عموماً طبیعت میں جوش ہوتا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ ایک قسم کی مذہبی غیرت تھی۔ اور سچ کی لازمی حرارت....... منشی نبی بخش صاحب کہتے تھے۔ کہ حضرت مجھ کو عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دو قسم کے دیا کرتے تھے الزامی اور تحقیقی۔ الزامی جوابات کے متعلق آپ کا ارشاد یہ ہوتا تھا۔ کہ جب تم جلسہ عام میں پادریوں سے مباحثہ کرو۔ تو ان کو ہمیشہ الزامی جواب دو۔ اس لئے کہ ان لوگوں کی نیت نیک نہیں ہوتی۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنا اور دین سے بدظن کرنا مقصود ہوتا ہے۔" (ایضاً ص 75)

الغرض منشی نبی بخش صاحب عیسائیوں کے اعتراضات لاتے۔ اور ان کے جوابات دریافت کر کے اور اچھی طرح تیار ہو کر جاتے۔ اور بٹالہ کے پادریوں سے مباحثات کرتے۔ جس سے پادری صاحبان نہایت خفیف ہوتے۔

انہی ایام میں بٹالہ کے ایک شخص مولوی قدرت اللہ نام عیسائی ہو گئے۔ منشی نبی بخش صاحب نے آخر حضور کو خبر دی تو حضور کو اس کے سننے سے بہت تکلیف ہوئی۔ منشی نبی بخش صاحب کہتے تھے۔ کہ حضور مجھ کو دیر تک تاکید کرتے رہے کہ تم اسے سمجھاؤ اور اگر میری ضرورت ہوئی تو میں خود وہاں جانے کو تیار ہوں۔ حضرت منشی صاحب نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ دراصل اس میں مذہبی راز نہیں ہے۔ بلکہ مال دے کر اسے پھسلایا گیا ہے۔ تب حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی مالی مدد دینی پڑے تو چندہ جمع کر لینا۔ اور میں بھی اس میں حصہ لوں گا۔ حضور فرماتے تھے۔ کہ اس کے نام کے ساتھ "مولوی" کا لفظ ہے۔ اور عوام پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ بہرحال آپ نے بارہا مرتبہ حضرت منشی صاحب کو تاکید فرمائی۔ کہ جس طرح بھی ہو اسے سمجھا کر واپس لانا چاہیئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود آپ کو مباحثات میں سختی کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اور مولوی قدرت اللہ صاحب سے تنہائی میں ملنے کی تاکید فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ تم جا کر کوشش کرو میں دعا کروں گا۔ حضرت منشی صاحب نے حضور اقدس کی نصائح پر عمل کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں مولوی قدرت اللہ صاحب واپس آ گئے۔ جس کو سن کر حضور بہت خوش ہوئے۔ یہ واقعات 1876-78 سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ایضاً ص 81)

حضرت منشی نبی بخش صاحب کی خصوصیات

ایک خصوصیت تو اوپر لکھ چکا ہوں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے آپ کو بٹالہ میں عیسائیوں سے مباحثات کرنے کے لئے خود تیار فرمایا تھا۔ اور خود دلائل سکھائے تھے۔

دوسری خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس جب کبھی قادیان سے تشریف لے جاتے تو یہ شرف حضرت نبی بخش صاحب کو ہی حاصل ہوتا کہ حضور آپ کے گھر قیام فرماتے۔ اور آپ کو خدمت کا شرف حاصل ہوتا۔

18 مئی 1888ء میں جب سیدنا حضرت مسیح موعود بشیر اول کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں بٹالہ تشریف لے گئے۔ تو حضرت نبی بخش صاحب کو ہی یہ شرف بخشا کہ آپ کے گھر پر حضور فروکش ہوئے۔ آپ نے وہاں قریباً ایک ماہ تک قیام فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص 155)

حضرت چوہدری نبی بخش صاحب دنیاوی لحاظ سے بھی ایک خاص وجاہت کے مالک تھے۔ آپ بٹالہ کے رئیس' شہر کے ذیلدار' پھر اس کے علاوہ آپ پٹواری بھی تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

قبول احمدیت

حضرت مسیح موعود کے ایک اشتہار سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ آپ نے 1899ء میں بیعت کی۔

آپ کی تعلیم

حضرت چوہدری نبی بخش صاحب کے متعلق صحیح طور پر تو معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آپ کی تعلیم کیا تھی۔ تاہم چونکہ آپ پٹواری تھے۔ اس لئے آپ پرائمری تو ضرور ہی ہوں گے۔ پھر یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ آپ نے 1898ء میں کوئی قانونی امتحان بھی دیا جس میں آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے۔

آپ کی خدمات و قربانیاں

حضرت چوہدری نبی بخش صاحب سلسلہ کے مخلص خادم تھے اور اکثر قادیان تشریف لاتے تھے۔ بالخصوص جلسوں میں ضرور شرکت کرتے تھے۔ 4 مئی 1898ء کو قادیان میں جو جلسہ ہوا۔ جس میں طاعون سے بچنے کے لئے دعائیں کی گئیں اس میں آپ بھی شریک ہوئے تھے۔

اسی طرح ماہ اپریل 1901ء کو سکول کے لئے برائے عام اغراض چندہ بھی دیا۔

الحکم 10۔ نومبر 1901ء میں زیر عنوان "دستر خوان" لکھا ہے۔ کہ جب حضور بٹالہ میں تشریف لے گئے تو "کھانا ساتھ ہی تھا۔ حکم دیا کہ پہلے کھانا کھا لیا جائے۔ چنانچہ دستر خوان بچھایا گیا۔ ابھی کھانا رکھا ہی گیا تھا۔ کہ ہمارے پرانے دوست چوہدری نبی بخش صاحب المعروف عبدالعزیز نمبردار بٹالہ.... آ گئے۔ نہایت اخلاص سے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا۔ حضرت بھی بڑے رحم اور شفقت سے پیش آئے۔ اور کھانا کھانے کا حکم دیا۔ اور نہایت ترحم سے باتیں کرتے رہے۔

منشی نبی بخش صاحب کہا کرتے تھے۔ کہ حضرت ان کو جازت دیتے۔ کہ پورے طور پر مباحثہ کر لو تاکہ تم کو گفتگو کرنے میں دقت واقع نہ ہو۔ چنانچہ وہ نہایت آزادی اور دلیری کے ساتھ سوالات کرتے حضرت جواب دیتے اور وہ پھر اعتراض کرتے اور پھر جواب لیتے۔ یہاں تک کہ پورے طور پر وہ تیار ہو کر جاتے۔ اور پھر عیسائیوں سے مباحثہ کرتے۔

آگے "ایک قصبہ" کے چھوٹے عنوان کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضور نے فرمایا کہ

"ہمارے یہاں آنے کی غرض تو یہی معلوم ہوتی ہے کہ میاں نبی بخش سے ملاقات ہو گئی۔ کچھ (دعوت الی اللہ) ہو جائے گی۔ بہت لوگوں کو فائدہ پہنچ جائے گا۔ پھر میاں نبی بخش صاحب نے ایک سوال کیا جس کا حضور نے جواب دیا۔

(الحکم 10 نومبر 1901ء

15 جنوری 1903ء میں جب حضور مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے جانے کے لئے بٹالہ پہنچے تو آپ نے چائے' کیک' اور بسکٹوں سے حضور اور آپ کے جملہ مہمانوں کی تواضع کی جس پر حضور نے مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا۔ کہ گرد وغیرہ کی وجہ سے جو گلے میں خراش وغیرہ تھی' وہ دور ہو گئی۔

(البدر 23 جنوری 1903ء ص 9)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے سبز اشتہار میں آپ کا ذکر فرمایا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود نے بعض رفقاء کی تعریف کی اور پھر لکھا "ان کے سوا اور بھی مخلص ہیں۔ جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔" اور حضور نے آپ کے نام کو یوں تحریر فرمایا۔

"حبی فی اللہ منشی چوہدری نبی بخش صاحب رئیس بٹالہ جو بطور ہجرت اس جگہ قادیان میں آ گئے۔ حضور نے یہ اشتہار 4۔ اکتوبر 1899ء کو شائع فرمایا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 159)

سیدنا و امامنا حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے منارة المسیح کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی آپ نے فرمایا۔

"جو لوگ اس عظیم الشان سعادت میں حصہ لیں گے یہ تو مشکل ہے کہ ان سب کے نام منارة المسیح پر لکھے جائیں لیکن یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ بہرحال ایسے لوگوں کے نام لکھے جائیں گے جنہوں نے کم از کم ایک سو روپیہ منارہ کے چندہ میں داخل کیا ہو۔ اور یہ نام ان کے زمانہ دراز تک بطور کتبہ کے منارہ پر کنداں رہیں گے۔ جو آئندہ آنے والی نسلوں کو دعا کا موقع دیتے رہیں گے۔

اس کے بعد حضور نے اپنے بعض مخلصین کی فہرست درج فرمائی۔ جن میں آپ کا نام گرامی پچپن نمبر پر یوں لکھا ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم طاہر سون صاحب

قسط دوم آخر

کاؤنٹ لیوٹالسٹائے

چار سال تک "ایک اعتراف" لکھتا رہا لیکن اشاعت کے بعد اسے فوری ضبط کر لیا گیا کیونکہ یہ عیسائیت پر ایک کاری ضرب تھی اور اس میں عیسائی عقائد کا بودا پن ثابت کیا گیا تھا۔

کٹر پادریوں نے ٹالسٹائے کو باغی اور انقلاب پسند ہونے کا ملزم ٹھہرایا اس نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن اس کے جوابات کو قطع و برید کے بعد اپنی مرضی کے معانی پہنا کر شائع کیا گیا البتہ لندن کے ٹیلیگراف اخبار نے اس کا جواب جوں کا توں شائع کر دیا اس کا ترجمہ روس میں بھی ہوا اور پادریوں نے ٹالسٹائے کی جلاوطنی اور گرفتاری کے لئے شور برپا کر دیا۔ مگر زار الیگزنڈر سوم نے جو اس کا پرستار تھا یہ کہہ کر اسے گرفتار کرنے سے انکار کر دیا کہ "میں اسے شہید اور اپنے آپ کو عالمگیر مذمت کا نشانہ نہیں بنانا چاہتا"

اب ٹالسٹائے کھلم کھلا پادریوں اور عیسائی عقائد کے خلاف ڈٹ گیا اس نے ایک ناول دستخیز لکھا جس میں اپنے کیتھولک عیسائی لاٹ پادری پھودنستف کے کردار کا خاکہ کھینچا اور اس کا خوب مذاق اڑایا۔ ان دنوں ٹالسٹائے بیمار تھا اور قریب المرگ تھا چنانچہ پھودنستف نے انتقاماً تمام کیتھولک گرجوں کے پادریوں کے نام ہدایات جاری کر دیں کہ کوئی پادری ٹالسٹائے کی روح کی تسکین کے لئے دعا نہ کرے۔ یہ اپریل 1900ء کا ذکر ہے۔ خوبی تقدیر کہ ٹالسٹائے شفایاب ہو گیا اور یوں اس نے اپنے دشمن کو بہت مایوس کیا۔ مارچ 1901ء میں مقدس سیناڈ نے ٹالسٹائے کو عیسائی برادری سے خارج کر دیا اس کی کتب تمام لائبریریوں سے نکال باہر کیں۔ اخباروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس کے اعزاز یا ہمدردی میں ایک لفظ تک نہ لکھیں۔ باتصویر اخبارات کو اس کی تصویر چھاپنے سے روک دیا گیا اور اسے ماسکو ٹمپرنس سوسائٹی کی رکنیت سے بھی نکال دیا گیا۔ لیکن عظیم شیر (لیو) اپنی کچھار سے باہر آچکا تھا اب اسے عیسائی عقائد منوانا ناممکن ہو چکا تھا۔

اسی دوران 28۔اپریل 1903ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے قادیان سے ٹالسٹائے کو خط لکھا اور خط کے ساتھ ہی ایک کاپی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی بھیجی۔ یہ خط مع اس کا جواب ذکر حبیب از مفتی محمد صادق ص 400 پر یوں درج ہے۔

روسی کونٹ ٹالسٹائی سے

خط و کتابت

روسی ریفارمر کونٹ ٹالسٹائی کو (دعوت الی اللہ) عاجز راقم نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں کی اور آپ کے وصال کے بعد اپنے ولایت جانے سے قبل یورپ امریکہ کے جن بڑے بڑے لوگوں کو (دعوت الی اللہ) کی۔ ان میں سے ایک مشہور روسی ریفارمر کونٹ ٹالسٹائی بھی تھے۔ ان کو جو خط لکھا گیا تھا۔ وہ بطور نمونہ کے درج ذیل ہے۔

جناب میں نے آپ کے مذہبی خیالات کتاب برٹش انسائیکلوپیڈیا کے جلد نمبر 33 میں پڑھے ہیں۔ جو کہ انہیں دنوں میں انگلستان میں طبع ہوئی ہے۔ اور اس بات کے معلوم کرنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے ممالک پر جو تاریکی تثلیث نے ڈال رکھی ہے۔ اس کے درمیان کہیں کہیں خالص موتی بھی پائے جاتے ہیں۔ جو کہ خدائے قادر ازلی ابدی ایک سچے معبود کے جلال کے اظہار کے لئے جھک رہے ہیں۔ سچی خوش حالی اور دعاء کے متعلق آپ کے خیالات بالکل ایسے ہیں جیسے کہ ایک مومن (۔) کے ہونے چاہئیں۔ میں آپ کے ساتھ ان باتوں میں بالکل متفق ہوں۔ کہ عیسیٰ مسیح ایک روحانی معلم تھا۔ اور کہ اس کو خدا سمجھنا یا خدا سمجھ کر پرستش کرنا سب سے بڑا کفر ہے۔ علاوہ ازیں میں آپ کو اس امر سے بھی بخوشی اطلاع دیتا ہوں۔ کہ حضرت عیسیٰ کی قبر کے مل جانے سے کافی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ وہ مر گیا۔ یہ قبر کشمیر میں ملی ہے۔ اور اس تحقیقات کا اشتہار حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کیا ہے۔ جو کہ توحید الٰہی کے سب سے بڑھ کر محافظ ہیں۔ اور جن کو خدائے قادر کی طرف سے مسیح موعود ہونے کا خطاب عطا کیا گیا ہے کیونکہ ایک سچے خدا کی سچی محبت میں وہ کامل پائے گئے ہیں۔ وہ اس زمانہ میں منجانب اللہ ملہم مصلح ہیں۔ وہ سب جو اس مسیح پر ایمان لائیں گے۔ خدا کی طرف سے برکتیں پائیں گے۔ پر جو کوئی انکار کرے گا۔ اس پر غیور خدا کا غضب بھڑکے گا۔ میں آپ کو ایک علیحدہ پیکٹ میں خدا کے اس مقدس بندے کی تصویر بمعہ یسوع کی قبر کی تصویر کے روانہ کرتا ہوں۔ آپ کا جواب آنے پر میں بخوشی اور کتابیں آپ کو ارسال کروں گا۔

میں آپ کا خیر خواہ
مفتی محمد صادق از قادیان 28۔اپریل 1903ء

اس خط کے جواب میں 29۔جون کو مفصلہ ذیل خط کونٹ ٹالسٹائی کی طرف سے آیا۔

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

پیارے صاحب آپ کا خط بمعہ مرزا غلام احمد صاحب کی تصویر اور میگزین ریویو آف ریلیجنز کے ایک نمونے کے پرچے کے ملا۔ وفات عیسیٰ کے ثبوت اور اس کی قبر کی تحقیقات میں مشغول ہونا بالکل بے فائدہ کوشش ہے۔ کیونکہ عقلمند انسان حیات عیسیٰ کا قائل کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔..... ہمیں معقول مذہبی تعلیم کی ضرورت ہے۔ اور اگر مرزا احمد صاحب کوئی نیا معقول مسئلہ پیش کریں گے۔ تو میں بڑی خوشی سے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ میگزین کے نمونے کے پرچے میں مجھے دو مضمون بہت ہی پسند آئے۔ یعنی گناہ سے کس طرح آزادی ہو سکتی ہے۔ اور آئندہ زندگی کے مضامین خصوصاً دوسرا مضمون مجھے بہت پسند آیا۔ نہایت ہی شاندار اور صداقت سے بھرے ہوئے خیالات ان مضامین میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ میں آپ کا نہایت ہی شکر گزار ہوں۔ کہ آپ نے مجھے یہ پرچہ بھیجا۔ اور آپ کی چٹھی کے سبب بھی میں آپ کا بہت ہی شکر گزار ہوں۔

میں ہوں آپ کا مخلص ٹالسٹائی۔
از ملک روس 5 جون 1903ء

اس کا جواب میں نے پھر اسے لکھا۔ کہ مسیح کی کیا ضرورت ہے اور قبر مسیح ناصری کا مشتہر کرنا کس واسطے ضروری ہے۔ میرے بیان کے ساتھ اس نے اتفاق کیا۔ اور اس کے بعد بہاء اللہ اور بابی مذہب کے متعلق اس نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ جس کا جواب مفصل اسے لکھا گیا۔

پھر اس نے اسلامی اصول کی فلاسفی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

The ideas are very Profound and true

"یہ خیالات نہایت گہرے اور سچے ہیں"
(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ص 14-26۔جولائی 1996ء)

وفات

پہلی بیماری کے حملے سے ٹالسٹائے پوری طرح سنبھل نہ سکا اور بیمار رہنے لگا۔ 1907ء کے موسم بہار میں اس پر غشی کے دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ یادداشت بے حد کمزور ہو گئی اور وہ حد سے زیادہ جذباتی ہو گیا انہی دنوں اس کی بیٹیوں اور بیوی کے درمیان اس کی کتابوں اور ڈائریوں کے حقوق کے لئے جھگڑا شروع ہو گیا۔ اس نے خود اپنی کتابوں کے حقوق عوام کے نام کر دیئے مگر قانونی طور پر ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ اس نے اس دوران پانچ وصیتیں کیں اور گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر گھر سے بھاگ جانے کا خفیہ پروگرام بنا لیا۔ وہ اپنے ڈاکٹر میکوفسنکی اور کچھ لڑکیوں کے ساتھ گھر سے منہ اندھیرے نکل پڑا۔ پتہ چلنے کے خوف سے گھوڑوں کے سائیس کو وہ خود جگانے گیا مگر پانی کے گڑھے میں گر پڑا اور بھیگ گیا۔ اسی حالت میں وہ فرار ہو گیا۔ وہ یاسنا پولیانہ سے بلغاریہ جانا چاہتا تھا مگر 50 میل دور اگلے اسٹیشن استاپافو پر سردی، کھانسی اور بیماری کے حملے کی وجہ سے اترنا پڑا وہیں اسٹیشن ماسٹر کے کمرے میں چند دن مقیم رہا۔ حکام اس کی بیماری سے سخت گھبرائے ہوئے تھے انہیں ڈر پیدا ہوا کہ اگر وہ مسیحی طریقہ پر دعا پڑھے بغیر مر گیا تو پھر اسے عیسائی طریقہ تدفین کے مطابق دفن نہ کیا جا سکے گا۔ چنانچہ مقدس سیناڈ نے خانقاہ اوپٹسن کے سرکردہ پادریوں کو جا کر ٹالسٹائے سے ملنے کا حکم دیا مگر اس کے نگرانوں نے پادریوں کو اس سے نہ ملنے دیا۔ مسلح پولیس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ٹالسٹائے کے استاپافو آنے کے بعد بے شمار جرنلسٹ، اس کے دوست، پولیس، حکام، پیروکار، اخبار کے فوٹوگرافر، ریازان کا گورنر سب وہیں آموجود ہوئے سات دن تک موت و حیات کی کشمکش میں رہنے کے بعد 1910ء کو وہ اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ مذہبی رسومات ٹالسٹائے کی وصیت کے مطابق ادا نہ کی گئیں اور اسے اس کی وصیت کے مطابق وفات کے دو دن بعد ندی کے پاس سرسبز درختوں کے زیر سایہ دفن کر دیا گیا۔

ہنگاموں اور فسادات کے ڈر سے حکام نے دو دن تک ملک میں ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی اس کے باوجود ٹالسٹائے کے جنازے کا جلوس ایک میل سے زیادہ لمبا تھا۔ تمام روس محسوس کر رہا تھا کہ وہ اپنی ایک عظیم الشان ہستی اور بزرگ سے محروم ہو چکا ہے جو اپنی کج فہمی اور دوسرے نقائص کے باوجود ایک عظیم الشان انسان تھا۔

کتب حوالہ

حوالہ جات نیز جن کتب سے استفادہ کیا گیا۔

ٹالسٹائے از جیرلڈ ابراہیم ناشر مکتبہ اردو بازار لاہور
ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب
وار اینڈ پیس، جنگ اور امن مترجم شاہد حمید جلد اول
لائف آف ٹالسٹائے از ایلمر ڈماڈ۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

بقیہ صفحہ 6

خدا کی ذات پر بھروسہ کا سبق دے کر خود خوشبو بن کر ہمارے گھر اور آس پاس کی فضاؤں میں کھو گئے اب جبکہ ابو کا وجود ہم میں نہیں ہے تو دل کی عجیب کیفیت ہے لیکن خدا کی رضا پر راضی ہونا پڑتا ہے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں 3 بیٹے 2 بیٹیاں، بیوہ والدہ صاحبہ، پانچ بہنیں اور ایک بھائی چھوڑا ہے۔ ہم سب بہن بھائی ابھی زیر تعلیم ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ابو جان کے درجات بلند کرے اور ہمارا سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

"55-چوہدری نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ"
سیدنا حضرت اقدس نے حضرت مولانا خلیفۃ المسیح الاول مولوی نور الدین صاحب کی طرف ایک خط لکھا جس کے آخر پر آپ نے رقم فرمایا۔
"یہ عاجز بمقام بٹالہ نبی بخش ذیلدار کے مکان پر اترا ہوا ہے۔" (از بٹالہ 28 مئی 1888ء)
(مکتوبات جلد 5 نمبر 2 ص 64)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر صاحب

تعلیمی پسماندگی - اور اس کا حل

آج کے جدید اور تاریخ ساز دور میں جب زمین و آسمان کے مدفون خزانے قدرت لٹا رہی ہے- ہر روز ایک نئی شان طلوع ہوتی ہے آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے پیارے آقا آنحضرت ﷺ کے مبارک منہ سے نکلی ہوئی حکمت اور علم اور پیشن گوئیوں سے بھرپور باتیں آج روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں ہر طرف ایک نیا جلوہ ہے روحانی علوم' سائنسی علوم' معاشی علوم' اقتصادی علوم نے کائنات میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں-

نئی نسل عجیب و غریب انداز میں پرانی نسل سے آئندہ واقعات اور موجودہ واقعات و علوم کے متعلق سوالات کر رہی ہے نئی نسل کی اڑان بہت تیز ہے ان کی پرواز کو صحیح اور حقیقی سمت راہنمائی کرنا آج بہت ضروری ہو گیا ہے-

قوموں کی ترقی کا راز آج کے دور میں علم کے میدان میں معرکے مارنے سے ہے- غیر قوموں نے ان راستوں کو اختیار کیا ہے جو راستے مسلمانوں کے لئے خاص کئے گئے تھے کائنات کو مسخر کرنے کے لئے سب سے پہلے اہل توحید کو آگے آنا چاہئے تھا لیکن ہم پسماندگی کی راہ پر گامزن ہیں لیکن دوسری قومیں اس میدان میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں اور حیران کن نتائج سامنے آ رہے ہیں- کبھی ایٹم کے خوفناک نتائج اور کمالات سامنے آ رہے ہیں کبھی آسمان پر چمکتے ہوئے سورج' چاند اور ستاروں کے متعلق تحیر کن معلومات حاصل ہو رہی ہیں طب کے میدان میں غیر معمولی ترقی ہے- اقتصادی علوم کے ماہرین روز سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں- نظام تعلیم بنانے والے اکٹھے ہوتے ہیں- نصاب بنانے والے- تعلیمی پالیسیاں ترتیب دینے والے اکٹھے ہوتے ہیں کئی کئی دن' ماہ اور سال بحث کرنے کے بعد منصوبے بناتے ہیں اور ان کو لاگو کرتے ہیں جس سے ان کا معاشرہ اور قوم مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہے- ہمارے تعلیمی بجٹ کا دوسری قوموں کے بجٹ سے موازنہ کیا جائے تو بہت مایوس کن صورت حال سامنے آتی ہے یورپ میں ایک یونیورسٹی کا سالانہ تعلیمی بجٹ ہمارے کل تعلیمی بجٹ سے زیادہ ہے اس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہم تعلیمی میدان میں کس مقام پر کھڑے ہیں-

ہمارے ہاں ہر سال نصاب بغیر کسی وجہ' سوچ اور منصوبہ بندی کے تبدیل کر دیا جاتا ہے- جو کہ انتہائی تباہ کن ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ لمبی منصوبہ بندی کر کے جدید اور بہترین نصاب تعلیم رائج کیا جائے اور پھر اس کے نتائج کو سامنے رکھا جائے- ایک اور اہم بات جو تعلیمی پسماندگی کا باعث بن رہی ہے وہ یہ ہے کہ اساتذہ کا احترام تعلیمی اداروں اور معاشرہ سے ختم ہوتا جا رہا ہے آج سے 15' 20 سال پہلے نظر دوڑائیں تو اس میں اساتذہ بہت ہی قابل احترام سمجھے جاتے تھے لیکن آج وہ کیوں اس مقام سے نیچے آ گئے ہیں اس بات کا اگر تجزیہ کیا جائے تو بہت سی باتیں سامنے آتی ہیں-

1:- والدین نے بچوں کی تربیت میں غفلت برتنی شروع کر دی ہے پہلے والدین بچوں کو زور دے کر تلقین کیا کرتے تھے کہ اپنے استاد کا ہم سے بڑھ کر احترام کرنا ہے- یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کو تعلیم جیسے زیور سے مالا مال کرتے ہیں تمہارا کردار بناتے ہیں تم جب بڑے بڑے افسر' تاجر' سائنسدان' ڈاکٹر عالم بنتے ہو تو اس کے پیچھے ان پیارے اور شفیق استادوں کا ہی حصہ ہوتا ہے- ان اقدار کو پھر سے زندہ کر کے تعلیمی نظام اور ماحول کو خوبصورت بنایا جا سکتا ہے- خاص طور پر ہمارے تعلیمی اداروں کو اس لحاظ سے مثالی ہونا چاہئے-

2- تعلیمی اداروں میں ڈسپلن ختم ہوتا جا رہا ہے- یہ انتہائی خطرناک بات ہے- کیونکہ ڈسپلن کے بغیر کوئی قوم' کوئی معاشرہ اور کوئی نظام اور خاص طور پر تعلیم کے میدان میں آگے نہیں بڑھا جا سکتا- ڈسپلن پر خود قائم ہونا اور پھر طلباء کو پیار محبت کے ساتھ چلانا یہ بھی والدین اور اساتذہ کا کام ہے-

3- بعض اساتذہ نے اس مقدس پیشے کو کمائی کا ذریعہ بنا لیا ہے- سکولوں اور کالجوں میں پوری محنت اور ایمانداری سے نہیں پڑھاتے جس سے طالب علم سال کے آخر میں ٹیوشن رکھنے پر مجبور ہوتا ہے- پھر استاذ اپنے مرضی کی ٹیوشن فیس وصول کرتے ہیں اور طالب علم رٹہ لگا کر پاس ہونے کی کوشش کرتا ہے-

4- اس کے ساتھ ساتھ پرچے بناتے وقت اور پرچے مارک کرتے وقت اور پرچے لیتے وقت ایک بڑی لعنت نے اس معاشرہ کے تعلیمی ماحول کو پراگندہ کر دیا ہے- یہ نقل کا غلط رجحان ہے اور رقم لے کر معلومات فراہم کرنے کا رجحان ہے اس سے نجات ضروری ہے-

5- ہمارے ہاں اب استاد کا پیشہ بہت گرتا چلا جا رہا ہے ان کو بھی معاشرہ میں پھر سے ایک اہم ستون بنانے کی ضرورت ہے- اگر ان کو پھر سے اعلیٰ مقام پر لانا ہے تو اساتذہ کو ان کے سکیل کے مطابق اعلیٰ انتظامی آسامیوں پر تعینات کرنا چاہئے- اس کے لئے بنگلہ دیش اور دیگر ممالک کی مثال کو سامنے رکھنا چاہئے جہاں ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ کو سیکرٹری و ڈپٹی سیکرٹری' مجسٹریٹ اور پولیس آفیسر تک لگایا جاتا ہے-

ملک کے تمام صوبوں میں یکساں نظام تعلیم رائج کرنا چاہئے تاکہ سارے پاکستان کے طلباء ایک معیار پر آ جائیں- ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ کم از کم دس سال تک کے لئے منصوبہ بندی کر کے تعلیمی پالیسی بنا لی جائے-

یہ بات خوش آئند ہے کہ حکومت نے تعلیم کے میدان میں کافی سنجیدہ اقدامات کئے ہیں اور بوٹی مافیا کے خلاف جہاد کر رہی ہے جس کے مثبت نتائج نکلنا شروع ہو گئے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس نظام کی تمام کمزوریوں اور لعنتوں کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے تعلیمی ایمرجنسی لگانی ہو گی تب یہ بگڑا ہوا نظام صحیح سمت چل نکلے گا-

سکولوں اور کالجوں کے ماحول کو درست اور ڈسپلن میں رکھنے کے ذمہ دار استاد' پرنسپل' ہیڈ ماسٹر اور والدین اور سب سے بڑھ کر طلباء ہیں- ماحول اس وقت خراب ہوتا ہے جب استاد آپس میں گروپ بندی کا شکار ہو جاتے ہیں- اس طرح پورے تعلیمی ماحول کو نقصان پہنچتا ہے- تعلیم پر توجہ کم ہوتی ہے اور دوسری باتوں پر زیادہ اس سے اجتناب کرنا چاہئے- ایک اور اہم بات جس کو والدین اور استادوں کو مدنظر رکھنا چاہئے وہ بچوں کے کیرئیر کے سیلیکشن کے وقت بچوں کے رجحانات کو ضرور مدنظر رکھیں ان پر پیشے کے سیلیکشن کے بارہ میں کوئی دباؤ نہ ڈالیں بلکہ بچے کی ذہنی صلاحیتوں کو مدنظر رکھیں- والدین کو چاہئے کہ وہ جیسے ہی بچہ تھوڑا سا شعور حاصل کرے اسی وقت اس کی گھر میں فائل کھولیں اور اس کی سرگرمیوں رجحانات کو نوٹ کرتے چلے جائیں یہ سارا ریکارڈ آگے چل کر بہت مفید ہو گا جب بچے کو صحیح سمت لگا دیا جائے گا تو وہ سکول اور کالج کے ماحول کو ڈسٹرب نہیں کرے گا بلکہ اپنی پڑھائی پر توجہ دے گا اور قوم اور بنی نوع انسان کو بہترین دماغ ملیں گے-

ایک اہم چیز جو تعلیمی ماحول میں مسلسل نظر انداز کی جا رہی ہے وہ ان اداروں میں کھیلوں کی طرف عدم توجہی ہے تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی طلباء کو لازمی شرکت کروائی جائے تاکہ ملکی بلکہ عالمی سطح پر بہترین کھلاڑی میسر ہوں- سکول لیول' ڈسٹرکٹ لیول اور بورڈ لیول پر باقاعدگی سے ہر کھیل کے مقابلے کروانے چاہئیں-

☆☆☆☆☆☆

محمودہ سعدیہ صاحبہ

محترم چوہدری رشید احمد زیروی صاحب

سابق نائب وکیل الدیوان

موت نے چھینا ہے ہم سے جسم خاکی بالیقین
چھین لے وہ ہم سے تیری یاد یہ ممکن نہیں

آج میں جس پیاری ہستی کا ذکر کر رہی ہوں وہ میری بہت ہی پیاری ہستی تھی- جس کا خیال آتے ہی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب امڈ آتا ہے- دنیا اسی طرح چل رہی ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھی- مگر میں ان ہاتھوں کے لمس سے محروم ہوں جو موت کا شکار ہو چکے ہیں پیشانی پر دیئے جانے والے بوسے سے محروم ہوں اس آواز کو سننے کے لئے بے تاب ہوں جو اب خاموش ہو چکی ہے-

ان کی یادوں کے زخم یوں لگتا ہے کبھی بھی مندمل نہیں ہوں گے- ان کی یاد اشکوں کی صورت میں آتی رہے گی- وہ نہایت پیارا وجود میرے پیارے ابو جان محترم چوہدری رشید احمد زیروی تھا- آپ کا تعلق ایک مخلص فدائی احمدی گھرانے سے تھا- آپ یکم جنوری 1942ء کو زیرہ ضلع فیروز پور انڈیا میں پیدا ہوئے- آپ نے بی- ایڈ- ایم- اے ہسٹری اور ایل- ایل- بی تک تعلیم حاصل کی- کچھ عرصہ تک تعلیم کے شعبے سے منسلک رہے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں خدمات سرانجام دیں- اور پھر ملازمت سے استعفیٰ دے کر اپنے آپ کو جماعت کے لئے وقف کر دیا اور 1983ء سے لے کر تادم آخر اس وقف کو نبھایا- مختلف اوقات میں جلسہ سالانہ پر ناظم عمومی' ناظم سوئی گیس رہے- شعبہ شماریات اور تحریک جدید میں بھی خدمات سرانجام دیں- وفات کے وقت نائب وکیل الدیوان تھے- چندے باقاعدگی سے دیتے تھے- 1990ء سے 1995ء تک مسلسل جلسہ قادیان میں شامل ہوئے اور لنگر خانہ قادیان میں ڈیوٹی ادا کی- دینی کتب کا ایک خزانہ آپ کے پاس موجود تھا- خلفائے احمدیت اور جماعت سے آپ کو خاص لگاؤ تھا- خلفاء کی ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو باقاعدگی سے ہر ہفتہ خط لکھتے اور حضور بھی کئی دفعہ اپنے ہاتھ سے جواب دیتے تھے-

آپ ایک شفیق اور محبتوں کا پیکر وجود تھے- جو اپنی شبانہ روز دعاؤں سے ہمیں فیض یاب کرتا تھا ہماری تربیت کی خاطر ہمیں ڈانٹ بھی لیتے تھے لیکن پیار بھی حد سے زیادہ کرتے تھے- نمازوں اور نوافل پر زور دیتے خود بھی پنج وقتہ نمازوں' تہجد اور تلاوت کے پابند تھے- امی جان کے ساتھ گزری ہوئی 21 سالہ زندگی ایک مثالی زندگی تھی- اپنی بہنوں اور بھائی سے ہمیشہ شفقت اور محبت سے پیش آتے- والد مرحوم اور والدہ صاحبہ کی اطاعت کرتے تھے- آپ کے سمجھانے کے انداز میں ایسی تاثیر تھی کہ بات دل میں اتر جاتی تھی- آپ 25- مئی 1997ء کو بروز اتوار بوقت صبح 3 بجے 20 دن بعارضہ قلب بیمار رہ کر وفات پا گئے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت امریکہ کے جلسے پر نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کا ذکر فرمایا آپ کی تدفین قبرستان عام نمبر1 میں ہوئی- ہمیں آج بھی ان کا وجود گھر میں چلتا پھرتا نظر آتا ہے- آپ کی ذات خوبیوں کا گلدستہ تھی- ہمیں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نماز جنازہ

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14۔ اگست 1999ء بروز ہفتہ بوقت گیارہ بجے دن بیت فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل دو جنازہ حاضر پڑھائے۔

1۔...... مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم۔ آپ جلسہ یو۔کے کے دنوں میں ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں بڑی ذمہ داری سے ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔ آپ شریف متو صاحب، کرنل سیفی صاحب اور صادق محمد صاحب کے بھائی تھے۔

2۔...... مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم عمر حیات صاحب مرحوم۔ (پوتے مکرم حکیم جلال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود) آپ مکرم دین محمد صاحب آف ٹونگ کے داماد تھے۔

اس کے ساتھ ہی مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب ناظم جائیداد ربوہ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی جو حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے۔ آپ نے تقریباً 25 سال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ مکرم میجر صاحب نے بطور پرائیویٹ سیکرٹری بھی کام کرنے کی سعادت پائی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

مولوی بدرالدین صاحب کی وفات

○ سلسلہ کے دیرینہ خادم مکرم مولوی بدزالدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید مورخہ 9۔ ستمبر 1999ء کو دن کے گیارہ بجے فضل عمر ہسپتال میں بعمر 97ء انتقال فرما گئے۔

1923ء میں خود بیعت کی۔ اس کے بعد آپ کے خاندان کے سب افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ انتہائی صاف گو اور ہمیشہ صداقت پر قائم رہنے والے اور خلافت کے شیدائی تھے۔ دعا گو اور تہجد گزار تھے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر مکرم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے مکرم لئیق احمد عابد صاحب واقف زندگی ہیں اور اس وقت نائب وکیل المال اول تحریک جدید ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار 22۔ دسمبر 1997ء سے بیمار ہے اور کراچی میں زیر علاج ہے اب کچھ دنوں کے لئے سیالکوٹ اور لاہور وغیرہ آیا ہوں۔ میری کھانسی ابھی تک دور نہیں ہوئی۔ زیادہ بول بھی نہیں سکتا۔ صرف بائیں کان سے تھوڑا سن لیتا ہوں دائیں سے بالکل نہیں۔ اب چلنے پھرنے میں بھی بغیر سہارے کے مشکل ہوتی ہے۔ اس کے باوجود تصنیف کا کام کر رہا ہوں احباب جماعت سے اپنی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

○ مکرم طارق محمود ڈوگر صاحب دارالعلوم شرقی (حلقہ نور) ربوہ میں تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ معلمین کلاس

○ وقف جدید کے تحت نئی معلمین کلاس جنوری 2000ء میں شروع ہو گی۔ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھنے والے میٹرک پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف پر مشتمل مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 20۔ نومبر 1999ء تک ارسال فرماویں۔ مورخہ یکم اور 2۔ دسمبر 1999ء کو انٹرویو ہو گا اور عیدالفطر کے معاً بعد کلاس شروع ہو جائے گی۔ مطلوبہ کوائف درج ذیل ہیں:۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ تاریخ بیعت۔ دینی مطالعہ اور سند کی فوٹو کاپی۔

(ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

ضرورت لیڈی ٹیچرز و لیب اسسٹنٹ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ گرلز سیکشن میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ متعلقہ مضامین میں ایم اے / ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے۔

مضامین:۔1۔ انگلش۔2۔ فزیکل ایجوکیشن۔3۔ معاشرتی علوم۔4۔ کیمسٹری۔

لیب اسسٹنٹ کے لئے کم از کم فزکس کیمسٹری اور بیالوجی کے مضامین کے ساتھ ایف ایس سی پاس ہونا لازمی ہے۔

امیدوار اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن ربوہ 25۔ ستمبر 1999ء تک زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔ درخواستوں کے ساتھ اسناد کی نقول لف کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سی آئی کا بھارت اور پاکستان کے بارے میں دعویٰ

امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے نے لکھا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے پاس ایٹمی میزائل موجود ہیں۔ شمالی کوریا پاکستان سمیت کئی ممالک کو میزائل ٹیکنالوجی فراہم کر رہا ہے۔ جس سے ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ پاکستان نے غوری ٹیکنالوجی شمالی کوریا اور ایم 11 بیلسٹک میزائل کی ٹیکنالوجی چین سے حاصل کی۔ یہ دونوں ایٹمی نوعیت کے میزائل ہیں۔ بھارتی میزائل پرتھوی اور اگنی بھی ایٹمی نوعیت کے ہیں۔ ایران نے شہاب میزائل کوریا کے تعاون سے تیار کیا۔ میزائیلوں کی دوڑ تباہ کن ہو سکتی ہے۔

طالبان کا گورنر اور پاکستانی گرفتار

افغانستان کے حکومت مخالف شمالی اتحاد نے طالبان کے گورنر کو متعدد افسران اور مبینہ پاکستانی افسروں سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ گورنر کا تعلق صوبہ جوزجان سے ہے جبکہ یہ کارروائی صوبہ سرے پل میں ہوئی۔ شمالی اتحاد نے 40 طالبان کو ہلاک کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ طالبان کے ترجمان نے کہا ہے کہ یہ سب کچھ سازش سے ہوا۔ شمالی اتحاد کے ایک گروپ نے طالبان سے مل جانے کا پیغام بھیجا۔ گورنر اور دوسرے لوگ ان کا استقبال کرنے گئے تو ان کو دھوکے سے گرفتار کر لیا گیا جوزجان کے اس گورنر کا نام مولوی ولی محمد ہے۔

افریقہ میں پیدائشی ایڈز زدہ بچے

اقوام متحدہ کے ایک سرکردہ ماہر نے بتایا ہے کہ اب افریقہ میں ایسے بچے پیدا ہو رہے ہیں جو پیدائشی طور پر ایڈز زدہ ہوتے ہیں۔ اس مہلک مرض نے براعظم کے بعض ممالک میں اوسط عمر بھی کم کر دی ہے۔ گیمبیا کے دارالحکومت میں ان دنوں ایڈز اور دوسری مہلک بیماریوں کی روک تھام کے لئے منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں زیادہ فنڈز دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

ماسکو میں ایک اور ہولناک دھماکہ

ماسکو میں ایک اور ہولناک بم دھماکہ ہوا جس میں 100۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ امریکہ نے روس میں دہشت گردی کے خلاف تعاون کی پیشکش کی ہے۔ پانچ روز میں دوسرا بم دھماکہ بھی 8 منزلہ رہائشی عمارت میں کیا گیا۔ دھماکہ کے وقت عمارت کے مکین سو رہے تھے۔ روسی انٹیلی جنس سروس نے دھماکے کو دہشت گردی قرار دے دیا ہے صدر یلسن نے ہنگامی اجلاس بلا کر اہم مقامات پر سیکیورٹی سخت کرنے کی ہدایت کر دی۔ روسی وزیراعظم نیوزی لینڈ سے فوراً وطن واپس آ گئے۔

چیچن کمانڈروں کی تردید

چیچن کمانڈروں نے کہا ہے کہ روس میں ہونے والے دھماکے کی مذمت کرتے ہیں لیکن یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ چیچنیا یا داغستان کے مجاہدین دھماکوں میں ملوث نہیں ہیں۔

شمالی کوریا امریکہ معاہدہ ہو گیا

شمالی کوریا نے اپنا میزائل پروگرام منجمد کر دیا ہے۔ امریکہ اب شمالی کوریا پر سے پابندی نرم کر دے گا۔ دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے۔

آندھرا پردیش میں تھانہ اڑا دیا گیا

بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش میں پیپلز وار گروپ کے حریت پسندوں نے تھانے کی عمارت اڑا دی۔ تین افسر ہلاک ہو گئے۔ آندھرا پردیش کے گوریلوں نے انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کر رکھا ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے 25 گوریلوں نے میڈک تھانے پر حملہ کر دیا۔ گوریلوں نے تھانے سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی لوٹ لیا۔

ترکی میں پھر زلزلہ

ترکی میں پھر زلزلہ آنے سے 4۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ لوگوں نے اونچی عمارتوں سے چھلانگیں لگا دیں۔

سری لنکا میں شدید لڑائی

سری لنکا میں تامل ٹائیگرز اور سرکاری فوج میں شدید لڑائی سے 150۔ افراد ہلاک اور 500 زخمی ہو گئے۔ سرکاری فوج نے فضائی حملوں سے گوریلوں کے مورچے تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

اگر اسرائیل منحرف ہوا

فلسطینی لیڈروں نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل معاہدہ امن سے منحرف ہوا تو فلسطین یکطرفہ طور پر آزاد ریاست کے قیام کا اعلان کر دے گا۔ مذاکرات میں ڈیڈ لاک آیا تو طویل المدتی معاہدے کو مستقل قرار دے دیں گے۔

سیاستدانوں کو مار بھگاؤ

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کے حلقے میں اس وقت دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی جب ایک گاؤں کے لوگوں نے الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور کہا کہ ان کے گاؤں میں کوئی ترقی نہیں ہوئی تو ووٹ کیوں ڈالیں۔ 1947ء سے اب تک کسی حکومت نے ہمارا کوئی کام نہیں کیا۔ گاؤں موہنا کے لوگوں نے سیاہ جھنڈے لہرا دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 14 ستمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
15- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-16
16- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-27
16- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-51

بعض سزا یافتہ اور بعض شکست یافتہ

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اپوزیشن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ ان میں ایک بھی منتخب نہیں۔ کوئی سزا یافتہ ہے تو کوئی شکست یافتہ۔ عوام ان کے بھیانک چہروں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ کوئی زکوۃ کا مال کھائے بیٹھا ہے تو کوئی پاکستان کا مال ہڑپ کئے بیٹھا ہے۔ وزیراعظم نے سنت نگر لاہور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرا ایک ہی ایجنڈا ہے عوام کی خدمت اور ان کی حالت کو بہتر بنانا۔ اپوزیشن کے پاس صرف ایک پروگرام ہے کہ نواز شریف کو ہٹانا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان میں سے وزیراعظم کون بننا چاہتا ہے۔ عوام اپوزیشن کے جھانسے میں آنے کو تیار نہیں۔ ہم نے سندھ کے حالات درست کئے۔ ہڑتال ناکام ہوئی اور کراچی کھلا ہے۔ میرے لئے دعا کریں میں قوم کے لئے مرمٹنا چاہتا ہوں۔

پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم دوسرے روز بھی ناکام

کراچی میں پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم ہڑتال کروانے میں دوسرے روز بھی ناکام رہیں۔ کراچی کے بیشتر علاقوں میں ٹریفک چلتا رہا۔ تعلیمی ادارے کھلے رہے۔ ہوٹلوں چائے خانوں اور ریستورانوں میں چہل پہل رہی۔ بازاروں میں کام جزوی طور پر متاثر ہوا۔ حیدر آباد کے کاروباری مراکز میں بھی جزوی ہڑتال ہوئی۔ سکھر اور لاڑکانہ میں کاروبار معمول کے مطابق رہا۔ تاہم پیر آفتاب شاہ جیلانی کی گرفتاری کے باعث روہڑی میں مکمل ہڑتال رہی۔ پولیس نے چھاپے مار کر اپوزیشن کے مزید 50 کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ ہفتہ کو گرفتار ہونے والے اڑھائی سو کارکنوں کو رہا کر دیا گیا۔ تاہم ایم کیو ایم کے کنور خالد یونس، لیاقت حسین قریشی اور محمد حسین کے خلاف فوجداری مقدمات درج کر کے ان کی رہائی سے انکار کر دیا گیا۔

میاں اظہر کے ڈیرے کے قریب جلسہ

وزیراعظم نے گزشتہ روز سنت نگر میں جو جلسہ کیا اسکی اہمیت یہ بتائی جا رہی ہے کہ یہ جگہ ناراض مسلم لیگی رہنما میاں محمد اظہر کے ڈیرے کے نزدیک واقعہ ہے۔ میاں اظہر کا ڈیرہ ناراض مسلم لیگیوں اور اپوزیشن رہنماؤں کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔

حکومت رخصت ہو سکتی ہے

بی بی سی کے تبصرہ نگار نے کہا ہے کہ عوام مایوس ہیں۔ حکومت رخصت ہو سکتی ہے۔ حکومت عوام کی مایوسی دور کرنے کے لئے پالیسیوں میں بنیادی تبدیلیاں کرے۔ صوبائی معاملات میں مداخلت اور پولیس کی کارروائیوں کی وجہ سے سندھی عوام حکومت سے بے راز ہیں۔ حکومت مخالف تحریکوں میں عوامی شرکت بڑھ رہی ہے۔ معاشی مشکلات عوام کی حکومت مخالف جلسوں میں شرکت کی بڑی وجہ ہیں۔

نواز شریف نہیں جائیں گے

وزیراعظم نواز شریف جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے نیویارک نہیں جائیں گے۔ پاکستان کی نمائندگی وزیر خارجہ سرتاج عزیز کریں گے۔ وہ 18- ستمبر کو نیویارک روانہ ہونگے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کرنے کے بارے میں امریکہ کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ انتخابات میں مصروفیت کی وجہ سے بھارتی وزیراعظم بھی امریکہ نہیں جائیں گے۔

ایوان صدر میں خانقاہی نظام

صدر مملکت رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ اب ایوان صدر میں خانقاہی نظام چل رہا ہے۔ میں نے اپنے سٹاف سے کہہ دیا ہے کہ کوئی بھی ملاقات کا وقت مانگے تو اسے فوری وقت دیا جائے۔

گرفتاریاں چیلنج ہونگی

پیپلز پارٹی کے لیڈر مخدوم امین فہیم نے کہا ہے کہ تمام گرفتاریوں کو چیلنج کیا جائے گا۔ تمام مقدمے آئی جی رانا مقبول کے خلاف درج کرائیں گے۔

کوئی مخلص نہیں سب بے ایمان ہیں

ریٹائرڈ ڈائیڈ مرل افتخار سروہی نے کہا ہے کہ کوئی لیڈر ملک سے مخلص نہیں سب بے ایمان ہیں۔ انہوں نے چار وزرائے اعظم کے ساتھ کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مخلص نہ تھا۔

اکتوبر میں عبوری حکومت

عوامی اتحاد کے طاہر القادری نے کہا ہے کہ اکتوبر میں عبوری حکومت بن جائے گی۔ نواز مافیا کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ نواز شریف چند دن مزید اقتدار میں رہے تو ملک اور جمہوریت کو بچانا مشکل ہو جائے گا۔ ٹیلی ویژن کو اوپن کیا جائے تاکہ عوام اپنے نجات دہندہ کا فیصلہ خود کر سکیں۔ حکومت نے اڑھائی سالوں میں 2100- ارب روپے کے قرضے حاصل کئے اور عوام پر 3 بجٹ اور 41 منی بجٹ مسلط کئے۔ وزیر خزانہ چٹے ان پڑھ ہیں۔

ایک دفعہ پھر معین قریشی

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اسٹیبلشمنٹ ایک بار پھر معین قریشی جیسا بے حیثیت وزیراعظم لانا چاہتی ہے۔ ہمارے معاشی نظام میں لوگوں کی اکثریت پس رہی ہے۔

گرفتاریاں کھلی آمریت ہے

اپوزیشن لیڈروں نے کہا ہے کہ جلسے جلوسوں پر پابندی اور کارکنوں کی گرفتاریاں کھلی آمریت ہے۔ عمران خان نے کہا کہ عوام مایوس نہ ہوں حکومت جلد جانے والی ہے۔ راؤ سکندر اقبال نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب ظلم کی حکومت کا جنازہ سربازار گزرے گا۔

وسیم اکرم پھر کپتان ہو گئے

پاکستان کرکٹ بورڈ کی ایڈہاک کمیٹی کے سربراہ مجیب الرحمان نے لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن میں ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ پاکستان کرکٹ ٹیم کے مایہ ناز آل راؤنڈر اور عالمی شہرت کے حامل کھلاڑی وسیم اکرم کو پھر سے پاکستان کرکٹ ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے چند دن قبل معین خان کے بطور کپتان تقرر کا اعلان کیا گیا تھا۔ ٹیم آسٹریلیا روانہ ہونے والی ہے۔ تاہم سلیم ملک اور اعجاز احمد کو ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا۔

کنٹرول لائن توڑنے کی دعوت

لبریشن فرنٹ کے امان اللہ نے 15- جماعتوں کو دعوت دی ہے کہ سب مل کر مشترکہ مارچ کے ذریعے 4- اکتوبر کو کنٹرول لائن توڑیں۔ اس مقصد کے لئے 20- ستمبر کو اسلام آباد میں آل پارٹیز کانفرنس کا بھی اعلان کیا جا رہا ہے۔

میں گھر کا بھیدی ہوں

ناراض مسلم لیگی رہنما میاں محمد اظہر نے کہا کہ حکمران ذاتیات پر نہ اتریں میں گھر کا بھیدی ہوں۔ بہت کچھ جانتا ہوں میرا خیال نہیں تھا کہ حکمران اس قدر پرسنل ہو جائیں گے۔

برطانیہ کا فرض

پاکستان اور آزاد کشمیر کا دورہ کرنے والے برطانوی پارلیمانی وفد نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کرانا برطانیہ پر فرض ہے۔ ہم مقبوضہ کشمیر کا دورہ بھی کرنا چاہتے تھے مگر بھارت نے ویزا نہیں دیا۔

چینی ایک روپیہ کلو مہنگی

چینی کی قیمت میں ایک روپیہ فی کلو اضافہ ہو گیا ہے بازار میں چینی 21 روپے کی بجائے 22 روپے کلو مل رہی ہے۔

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
فون نمبر 589 - 04524

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے ریٹ مناسب- کام معیاری اور حسب وعدہ
رفیق ماربل ڈیزائنر
نزد دفاتر انصار اللہ
یادگار روڈ-ربوہ
فون دکان 999 - گھر 212891

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز
گلوب
ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

8 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج-فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- ائرکنڈیشنر-
وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
رابطہ-انعام اللہ
1-لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت
کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس-212764، گھر 211379